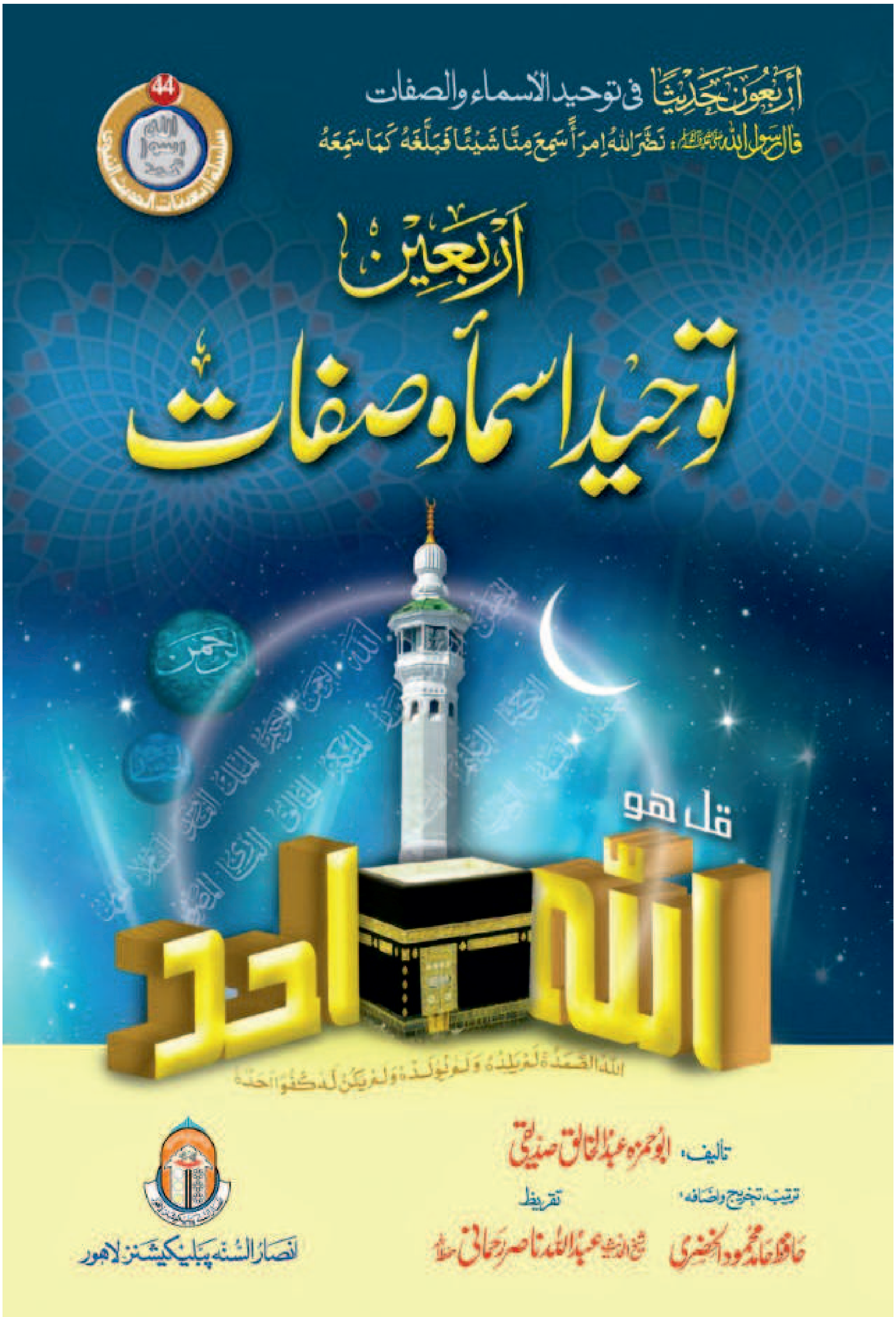


www.assunnah.live

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

44

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثًا

في توحيد الأسماء والصفات

اربعینِ
توحید اسماء وصفات

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: **اربعینِ توحید اسماء وصفات**

تألیف: **ابوحمزہ عبدُالخالق صدّیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمُود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبدُاللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهُ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحَابَتِهِ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انھوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشوریٰ: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، کتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ... الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔'' [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہو دِمخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں:المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِي تَوْحِيْدِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . اَمَّا بَعْدُ!

رحمت الٰہی کی وسعت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ﴾ (الانعام : 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس نے رحمت کو اپنے نفس کے اوپر لازم کر لیا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ﴾ (الاعراف : 156)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔''

حدیث 1

((عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ .))[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے جب رحمت پیدا فرمائی تو اس کے سو حصے کیے، ان سو میں سے صرف ایک حصہ رحمت کا اس دنیا میں اُتارا ہے، جس کی وجہ سے لوگ آپس میں

[1] صحیح البخاری، کتاب الادب، رقم، 6000 و کتاب الرقائق، رقم:6469، صحیح مسلم، کتاب التوبہ، رقم:6974.

ایک دوسرے سے محبت اور شفقت کا معاملہ کرتے ہیں۔ جیسے باپ اپنے بیٹے پر رحم کر رہا ہے، یا ماں اپنے بچوں پر رحم کر رہی ہے، بھائی بھائی پر رحم کر رہا ہے، یا بہن، بہن پر رحم کر رہی ہے، یا ایک دوست دوسرے دوست پر کر رہا ہے، گویا دنیا میں جتنے لوگ بھی آپس میں شفقت اور رحم کا معاملہ کر رہے ہیں، وہ ایک حصہ رحمت کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں نازل فرمایا حتی کہ گھوڑی کا بچہ جب دودھ پینے کے لیے آتا ہے تو گھوڑی اپنا پاؤں اُٹھا لیتی ہے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دودھ پینے کے دوران پاؤں بچے کو لگ جائے یہ بھی اس سوویں حصے کا جز ہے، اور ننا نوے حصے رحمت کے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس محفوظ رکھے ہوئے ہیں، ان کے ذریعے آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت کا مظاہرہ فرمائیں گے۔''

حدیث 2

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ: قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْيٍ ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَسْعَى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ فَأَخَذَتْهُ ، فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ بِوَلَدِهَا .))[1]

''اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی لائے گئے۔ پس قیدیوں میں سے ایک عورت اپنا دودھ پیتا بچہ تلاش کر رہی تھی

[1] صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: 8999، معجم صغير للطبرانی: 98/1 واللفظ له، الأسماء والصفات للبيهقی: 498، اتحاف السادة المتقين: 571/10.

(جو گم ہو گیا تھا۔) جب اسے بچہ مل گیا، تو اس نے اسے پکڑا، اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا اور اسے دودھ پلایا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! وہ اسے کبھی نہیں پھینکے گی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اپنے بندوں سے زیادہ رحمت کے ساتھ پیش آتا ہے۔ بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے کے ساتھ رحمت سے پیش آنے کے۔''

حدیث 3

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي .))[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنی کتاب (لوحِ محفوظ) میں، جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے، اس نے لکھا کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔''

اللہ عزوجل کے ید مغفرت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء: 110)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو بھی کوئی برا کام کرے، یا اپنی جان پر ظلم کرے، پھر اللہ سے بخشش مانگے وہ اللہ کو بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان پائے گا۔''

[1] صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، رقم: 3194، صحيح مسلم، رقم: 2751.

حدیث 4

((وَعَنْ اَبِی مُوسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِیءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِیءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کو برائی کرنے والا) (رات کو) توبہ کر لے، اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا (دن کو) توبہ کر لے۔ (یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا۔) جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔''

آسمان وزمین اور کرسی کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (البقرة: 255)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ اللہ ہے، اس کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، زندہ ہے، سب کو سنبھالے ہوئے ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو

[1] صحیح مسلم، کتاب التوبة، رقم: 2759.

کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کو اپنے احاطے میں نہیں لا سکتے، سوائے اس بات کے جو وہ چاہے۔ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے، اور اسے ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے۔''

حدیث 5

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ فِي الْكُرْسِيِّ إِلَّا كَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ، وَفَضْلُ الْعَرْشِ عَلَى الْكُرْسِيِّ كَفَضْلِ تِلْكَ الْفَلَاةِ عَلَى تِلْكَ الْحَلْقَةِ .))[1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں کرسی کی نسبت سے اس گول چیز جیسی ہیں جسے وسیع بیابان میں پھینک دیا جائے اور بے شک کرسی پر عرش کی فضیلت اس گول چیز پر وسیع وعریض بیابان کی فضیلت جیسی ہے۔''

اللہ عزوجل کے عرش کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾﴾ (التوبة : 129)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر بھی اگر وہ پھریں تو کہہ دیجیے: مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔''

---

[1] تفسير ابن ابى حاتم:491/2، كتاب العظمة لابى الشيخ، حديث رقم 259,252,220,206، السلسلة الصحيحة:223/1، رقم :109.

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، أُرَاهُ قَالَ: وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ.))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا کہ اسے جنت میں داخل فرمائے خواہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا ہو یا اسی سرزمین پر رہ رہا ہو جہاں اس کی پیدائش ہوئی یعنی جہاد نہ کیا ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نہیں) کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد پر جانے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ وہ جنت کا سب سے بہترین اور سب سے اعلیٰ مقام ہے اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔''

[1] صحيح البخاری، باب درجات المجاهدين في سبيل الله، رقم: 2790.

اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ ﴾ (طٰه : 5)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ بے حد رحم والا عرش پر مستوی ہے۔''

حدیث 7

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِيْنَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ)) ❶

''اور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں بنایا اور پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔''

حدیث 8

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَثْفُ الْأَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَبَيْنَ الْأَرْضِ الْعُلْيَا وَالسَّمَاءِ الدُّنْيَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَكَثْفُهَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَإِنَّ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَالسَّمَاءِ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَكَثْفُ السَّمَاءِ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، ثُمَّ كُلُّ سَمَاءٍ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى نَبْلُغَ السَّمَاءَ السَّابِعَةَ، ثُمَّ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ اِلَى الْعَرْشِ مَسِيْرَةُ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ كُلِّهِ.)) ❷

''اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ زمین کی موٹائی پانچ سو سال کا راستہ ہے۔ پہلی زمین کے اور آسمان کے درمیان پانچ سو

---

❶ مختصر العلو بتحقيق الالبانی:71۔ شیخ البانی ؒ نے اسے "جید الاسناد" قرار دیا ہے۔
❷ مسند بزار، رقم :2087، مجمع الزوائد، رقم :13364.

سال کا راستہ ہے، آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور پہلے آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان کا فاصلہ پانچ سو سال ہے، پھر ہر آسمان اس کی مثل ہے اور یہ مقدار ساتویں آسمان تک جاتی ہے، پھر ساتویں آسمان اور عرش کے درمیان اس سارے فاصلے کے برابر مسافت ہے۔''

اللہ عزوجل کی صفتِ کرم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۫ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ﴾ (النمل : 40)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ آپ کی پلک جھپکنے سے بھی پہلے وہ تخت میں آپ کو لا دیتا ہوں، پھر جب سلیمان نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے، تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ کیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری، اور جو کوئی شکر کرے تو بس وہ اپنے ہی لیے شکر کرتا ہے، اور جو کوئی ناشکری کرے تو بلاشبہ میرا رب بڑا بے پروا نہایت فیاض ہے۔''

حدیث 9

((وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ .)) [1]

---

[1] سنن الترمذی، ابواب الدعوات ، رقم :3556، سنن ابو داؤد ، رقم :1488۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہارا پروردگار بہت حیاء والا اور کرم والا ہے، جب اس کا بندہ اس کے سامنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے۔''

اللہ عزوجل کا سامنے ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ﴾

(البقرة: 115)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ ہی کے لیے مشرق و مغرب ہے، تو تم جس طرف رخ کرو، سو وہیں اللہ کا چہرہ ہے۔''

حدیث 10

((وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ. ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ: أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا جو آپ کو ناگوار گزرا اور یہ ناگواری آپ کے چہرۂ مبارک پر دکھائی دینے لگی، پھر آپ اٹھے اور خود اپنے ہاتھ سے اسے کھرچ ڈالا

[1] صحيح البخاري، كتاب الصلاة، رقم:405، صحيح مسلم، رقم:547.

اور ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے، یا یوں فرمایا کہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے، اس لیے کوئی شخص (نماز میں اپنے) قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔ البتہ بائیں طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے، پھر آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا، اس پر تھوکا پھر اس کو الٹ پلٹ کیا اور ارشاد فرمایا: ''یا اس طرح کر لیا کرو۔''

اللہ عزوجل کی صفتِ کلام

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ﴾ (النساء: 164)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے کئی رسول بھیجے، اس سے پہلے ہم ان کا حال آپ کے سامنے بیان کر چکے ہیں۔ اور کئی رسول ایسے ہیں کہ ان کا حال ہم نے آپ کے سامنے بیان نہیں کیا۔ اور اللہ نے موسیٰ سے (خاص طور پر) کلام کیا۔''

حدیث 11

((وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ.)) [1]

''اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جس سے اس کا رب کلام نہ کرے۔ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہوگا جو اسے چھپائے رکھے۔''

[1] صحيح البخاري، كتاب الزكاة، رقم: 1413.

اللہ عزوجل کی صفتِ سمع

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝۱﴾ (المجادلة : 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑ رہی تھی اور اللہ کی طرف شکایت کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''

حدیث 12

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ ، لَقَدْ جَاءَتِ الْمُجَادِلَةُ إِلَى النَّبِیِّ ﷺ ، وَأَنَا فِی نَاحِيَةِ الْبَيْتِ ، تَشْكُو زَوْجَهَا ، وَمَا أَسْمَعُ مَا تَقُولُ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا﴾ (المجادلة : 1).)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی سماعت نے تمام آوازوں کو اپنی وسعت میں سے رکھا ہے۔ میں اپنے کمرے میں تھی جبکہ اس خاتون کی کچھ باتیں مجھے سنائی نہیں دے رہی تھیں پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: (ترجمہ): ''اللہ تعالیٰ نے اس خاتون کی آواز سن لی جو اپنے خاوند کے بارے میں بحث و مجادلہ کر رہی تھی۔''

[1] سنن ابن ماجه ، المقدمة ، رقم : 188۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ عزوجل کا چہرہ مبارک

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ﴾ (القصص : 88)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، مگر اس کا چہرہ۔''

حدیث 13

((وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهٗ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: النَّارُ ـ لَوْ كَشَفَهٗ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى إِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے پانچ باتیں ارشاد فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو نیند نہیں آتی اور اس کے لیے لائق نہیں کہ وہ سوئے۔ وہ ترازو کو نیچا اور اونچا کرتا ہے۔ اس کے سامنے رات کے اعمال دن کے اعمال سے قبل اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے قبل پیش کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو نور نے ڈھانپ رکھا ہے۔ اگر وہ نور کے حجاب کو زائل کردے تو اس کی ذات کے جلال انوار ان تمام چیزوں کو راکھ کردیں جہاں تک اللہ تعالیٰ کی نظر پہنچتی ہے (جب کہ اللہ تعالیٰ کی نظر اس کی تمام مخلوق پر محیط ہے پس تمام مخلوق راکھ کا ڈھیر ہوجائے گی)۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 445.

حدیث 14

((وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً، فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ! لَقَدْ خَفَّفْتَ أَوْ أَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: أَمَّا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أُبَيٌّ، غَيْرَ أَنَّهُ كَنَى عَنْ نَفْسِهِ، فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ: اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ.)) [1]

''اور عطاء بن سائب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سائب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر نے ہمیں نہایت تخفیف کے ساتھ نماز پڑھائی، چنانچہ بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ نے تخفیف کے ساتھ امامت کرائی اور مختصر

---

[1] سنن النسائی، کتاب السهو، رقم: 1306,1305، مستدرك حاكم: 524/1۔ حاکم نے اسے " صحيح الاسناد" قرار دیا ہے۔اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ مسند احمد: 264/4 عن عمار بن ياسر

نماز پڑھائی؟ انہوں نے جواب دیا، آپ مجھ پر اعتراض کررہے ہیں؟ جبکہ میں نے تو اس نماز میں وہ دعائیہ کلمات کہے ہیں جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، جب عمار بن یاسر (جانے کے لیے) کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے ساتھ ہولیا دراصل وہ شخص میرے والد سائب تھے۔ البتہ انہوں نے کنایہ کرتے ہوئے ایک شخص کا کہا ہے۔ انہوں نے عمار رضی اللہ عنہ سے دعائیہ کلمات دریافت کیے؟ سائب نے واپس آ کر لوگوں کو اس سے آ گاہ کیا (دعائیہ کلمات کا ترجمہ یہ ہے) اور اے اللہ! (میں تجھے واسطہ دیتا ہوں) تیرے غیب کے علم کا، اور مخلوق پر تیری قدرت کا، جب تک تو میرے لیے زندگی کو بہتر جانتا ہے، اس وقت تک مجھے زندگی عطا کر، اور جب میرے لیے فوت ہونے کو بہتر جانے تو اس وقت مجھے فوت کر۔ اے اللہ! میں تجھ سے پوشیدگی اور ظاہر میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے خوشی اور ناراضگی میں کلمہ حق کہنے کا سوال کرتا ہوں، نیز فقر اور دولت مندی میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے نہ ختم ہونے والی نعمت کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو، اور تجھ سے تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے موت کے بعد اچھی زندگی کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے تیرے چہرے کی جانب دیکھنے کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا طالب ہوں، نہ مجھے نقصان پہنچانے والی تکلیف پیش آئے اور نہ ایسی آزمائش ہو جو مجھے راہِ حق سے دور کرے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت پر ثابت قدم رکھ۔''

اللہ عزوجل کی صفتِ ید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ ۚ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴾ (آل عمران: 73)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت والا، خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث 15

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِينِهِ -وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً- فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے پاکیزہ مال سے صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال کو ہی قبول کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو دائیں ہاتھ میں پکڑتا ہے، اگر وہ کھجور ہو تو وہ اللہ کی ہتھیلی میں بڑھتی رہتی ہے حتی کہ وہ پہاڑ سے بھی بڑی ہو جاتی ہے۔''

حدیث 16

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَمِينُ اللّٰهِ مَلْأَى، لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ، قَالَ:

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم: 2342.

وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرٰى الْقَبْضُ، يَرْفَعُ وَيُخْفِضُ .)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے، ہمہ وقت خرچ کرتے رہنے سے اس میں کوئی کمی نہیں آتی۔ کیا تم اس کا اندازہ لگا سکتے ہو، جو کچھ اس نے زمین وآسمان کی تخلیق سے لے کر اب تک) خرچ کیا؟ اس سے بھی اس کے دائیں ہاتھ (میں موجود خزانوں میں) کوئی کمی نہ آسکی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے، جسے وہ (کسی کے حق میں) اٹھاتا ہے اور (کسی کے حق میں) جھکاتا ہے۔''

حدیث 17

((وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، أَنَّهُ نَظَرَ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَأْخُذُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ بِيَدَيْهِ، فَيَقُوْلُ: أَنَا اللّٰهُ، وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا ـ أَنَا الْمَلِكُ . حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ، حَتّٰى إِنِّي لَأَقُوْلُ: أَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟)) [2]

''اور عبید اللہ بن مقسم کہتے ہیں، میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل اتار رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لے گا اور کہے گا: میں اللہ ہوں، پھر انگلیوں کو کھولے گا اور بند کرے گا۔ میں بادشاہ ہوں۔ پھر (رسول

[1] سلسلة الصحيحة، رقم :3550.

[2] صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، رقم : 7052.

اللہ ﷺ دائیں بائیں جھومنے لگ گئے) حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ منبر بھی ہچکو لے کھانے لگ گیا اور مجھے یہ وہم ہونے لگا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کو گرا ہی نہ دے۔''

اللہ عزوجل کا دیدار

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ ﴾

(القيامة: 22، 23)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے۔''

حدیث 18

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي [رُؤْيَةِ] الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قَالُوا: لَا [يَا رَسُولَ اللّٰهِ] قَالَ: هَلْ تُضَآرُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ [تَبَارَكَ وَتَعَالٰى] فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ [تَعَالٰى] فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا

رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَتَّبِعُونَهُ، وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانِىْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِى أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللّٰهُمَّ! سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِى جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ الْمُؤْمِنُ بَقِىَ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمَجَازِى، حَتّٰى يُنْجٰى حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَأَرَادَ أَنْ يُّخْرِجَ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُّخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْ يَّرْحَمَهُ مِمَّنْ يَقُولُ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَيَعْرِفُونَهُمْ فِى النَّارِ يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ، تَأْكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ [وَ] قَدْ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَآءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِى حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّارِ، وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: أَىْ رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِى عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِى رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِى ذَكَآؤُهَا، فَيَدْعُو اللّٰهَ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَّدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ: لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، وَيُعْطِى رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَآءَ اللّٰهُ، فَيَصْرِفُ اللّٰهُ

وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ! قَدِّمْنِىْ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهٗ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُكَ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ! فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! ـ وَيَدْعُو اللّٰهَ ـ حَتّٰى يَقُولَ لَهٗ: فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهٗ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي رَبَّهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ، فَيُقَدِّمُهٗ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا قَامَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَاٰى مَا فِيهَا مِنْ الْخَيْرِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللّٰهُ [تَبَارَكَ وَتَعَالٰى] لَهٗ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! لَا أَكُونُ أَشْقٰى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ لَهٗ: تَمَنَّهْ، فَيَسْأَلُ رَبَّهٗ وَيَتَمَنّٰى حَتّٰى إِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهٗ مِنْ كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ. قَالَ عَطَآءُ بْنُ يَزِيدَ: وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهٖ شَيْئًا، حَتّٰى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ اللّٰهَ قَالَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ: ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهٖ مَعَهٗ، يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهٗ: ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ

مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَوْلُهُ: ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهِ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ .)) ❶

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے قیامت کے روز ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم ایک دوسرے کو تکلیف دیتے ہو۔ چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں؟ (یعنی ازدحام اور ہجوم کی وجہ سے) یا تم کو کچھ تکلیف ہوتی ہے، چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں؟ لوگوں نے کہا: نہیں یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا: بھلا تم کو کچھ مشقت ہوتی ہے، یا ایک دوسرے کو صدمہ پہنچاتے ہو سورج کے دیکھنے میں جس وقت کہ بادل نہ ہو؟ (اور آسمان صاف ہو) لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اسی طرح (یعنی بغیر تکلیف اور مشقت اور زحمت اور ازدحام کے) تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے حق تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا۔ تو فرمادے گا جو کوئی جس کو پوجتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے پھر جو شخص آفتاب کو پوجتا تھا وہ سورج کے ساتھ ہوگا اور جو چاند کو پوجتا تھا وہ چاند کے ساتھ اور جو طاغوت کو پوجتا تھا وہ طاغوت کے ساتھ اور یہ امت محمدیہ ﷺ باقی رہ جائے گی اس میں منافق لوگ بھی ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا ایسی صورت میں جس کو وہ نہ پہچانیں گے اور کہے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں وہ کہیں گے، اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہم تجھ سے اور ہم اسی جگہ ٹھہرے ہیں یہاں تک کہ ہمارا پروردگار آئے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: تو

❶ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم:6573، و کتاب التوحید، رقم:7437، سنن نسائی ، رقم:1139.

ہمارا رب ہے، پھر اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور دوزخ کی پشت پر پل رکھا جائے گا۔ تو میں اور میری امت سب سے پہلے پار ہوں گے اور سوائے پیغمبروں کے اور کوئی اس دن بات نہ کر سکے گا اور پیغمبروں کا بول اس وقت یہ ہو گا۔ یا اللہ ! بچائیو (یہ شفقت کی راہ سے کہیں گے اور خلق پر) اور دوزخ میں آنکڑے ہیں (لوہے کے جن کا سر ٹیڑھا ہوتا ہے اور تنور میں گوشت جب ڈالتے ہیں تو آنکڑوں میں لگا کر ڈالتے ہیں۔) جیسے سعدان کے کانٹے۔ (سعدان ایک جھاڑ ہے کانٹوں دار) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم سے تم نے سعدان کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں دیکھا ہے یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا: پس وہ آنکڑے سعدان کے کانٹوں کی وضع پر ہوں گے۔ (یعنی سرخم) پر یہ کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے کہ وہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے وہ لوگوں کو دوزخ میں دھر گھسیٹیں گے،(یعنی فرشتے ان آنکڑوں سے گھسیٹ لیں گے دوزخیوں کو) ان کے بدعملوں کی وجہ سے اب بعض ان میں مؤمن ہوں گے جو بچ جائیں گے اپنے عمل کے سبب سے اور بعض ان میں سے بدلہ دیئے جائیں گے اپنے عمل کا۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فراغت پائے گا اور چاہے گا کہ نکالے دوزخ والوں میں سے اپنی رحمت سے جس کو چاہے تو فرشتوں کو حکم کرے گا۔ نکالیں دوزخ سے اس کو جس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو، جس پر اللہ نے رحمت کرنا چاہا تو جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے دوزخ میں ایسے لوگوں کو پہچان لیں گے ان کو پہچانیں گے سجدہ کے نشانوں سے آگ آدمی کو جلا دالے گی مگر سجدے کے نشان کو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جلانا آگ پر حرام کیا ہے۔ پھر وہ دوزخ سے نکالے جائیں گے جلے بھنے جب ان پر آب حیات چھڑکا جائے گا وہ تازہ ہو کر ایسے جم اٹھیں گے، جیسے دانہ

کچرے کے بہاؤ میں جم اٹھتا ہے۔ (پانی جہاں پر کوڑا کچرا مٹی بہا کر لاتا ہے، وہاں دانہ خوب اگتا ہے اور جلد شاداب اور سرسبز ہو جاتا ہے، اسی طرح وہ جہنمی بھی آب حیات ڈالت ہی تازے ہو جائیں گے اور جلن کے نشان بالکل جاتے رہیں گے۔) بعد اس کے اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا اور ایک مرد باقی رہ جائے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا اور یہ بہشت والوں میں جائے گا۔ وہ کہے گا: اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے اس کی لپٹ نے مجھے جلا ڈالا پھر اللہ سے دعا کیا کرے گا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا بعد اس کے اللہ تعالیٰ فرما دے گا، اگر میں یہ تیرا سوال پورا کروں تو تو اور سوال کرے گا وہ کہے گا نہیں۔ میں پھر کچھ سوال نہ کروں گا اور جیسے اللہ کو منظور ہے وہ قول اقرار کرے گا۔ تب اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے گا۔ (جنت کی طرف) جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا تو چپ رہے گا۔ جب تک اللہ کو منظور ہوگا۔ پھر کہے گا: اے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے اللہ تعالیٰ فرما دے گا۔ تو کیا کیا قول اور اقرار کر چکا تھا کہ میں پھر دوسرا سوال نہ کروں گا۔ برا ہو تیرا اے آدمی! کیسا دغا باز ہے وہ کہے گا: اے رب! اور دعا کرے گا یہاں تک کہ پروردگار فرمائے گا اچھا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو پھر تو اور کچھ نہ مانگے گا وہ کہے گا، نہیں! قسم ہے تیری ذات کی اور کیا کیا قول اور اقرار کرے گا جیسے اللہ کو منظور ہو گا آخر اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا جب وہاں کھڑا ہو گا تو ساری بہشت اس کو دکھائی دے گی اور جو کچھ اس میں نعمت یا خوشی اور فرحت ہے وہ سب۔ پھر ایک مدت تک جب تک اللہ کو منظور ہوگا وہ چپ رہے گا۔ بعد اس کے عرض کرے گا: اے رب! مجھے جنت کے اندر لے جا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے کیا اقرار کیا تھا تو

بولا تھا کہ اب میں کچھ سوال نہ کروں گا۔ برا ہو تیرا اے آدم کے بیٹے! کیسا مکار ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تیری مخلوق میں بدنصیب نہیں ہوں اور دعا کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ جل شانہ، ہنس دے گا اور جب اللہ تعالیٰ کو ہنسی آ جائے گی تو فرمائے گا۔ اچھا جا جنت میں۔ جب وہ جنت کے اندر جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اب تو کوئی آرزو کر۔ وہ کرے گا اور مانگے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو یاد دلائے گا۔ فلانی چیز مانگ، فلانی چیز مانگ، جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو حق تعالیٰ فرمائے گا: ہم نے یہ سب تجھے دیں اور ان کے ساتھ اتنی ہی اور دیں۔'' (یعنی تیری خواہشوں سے دو چند لے۔ سبحان اللہ! کیا کرم اور رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر اور جو وہ کرم نہ کرے تو اور کون کرے وہی مالک ہے، وہی خالق ہے، وہی رازق ہے، وہی پالنے وال ہے۔) عطاء بن یزید نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس حدیث کی روایت کرنے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے موافق تھے، کہیں خلاف نہ تھے، مگر جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: ہم نے یہ سب تجھے دیں اور اتنی ہی اور دیں تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: دس حصے زیادہ دیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے تو یہی بات یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا: ''ہم نے یہ سب تجھے دیں اور اتنی ہی اور دیں۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا: ہم نے یہ سب تجھے دیں اور دس حصے زیادہ دیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ وہ شخص ہے جو سب سے اخیر میں جنت میں جائے گا۔ (تو اور جنتیوں کو معلوم نہیں کیا کیا نعمتیں ملیں گی۔)''

اللہ عزوجل کی اپنے بندوں سے محبت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؀﴾ (آل عمران : 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھیں تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ؁﴾ (البقرة : 195)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (التوبة : 4)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے۔''

حدیث 19

((وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ، فَقَالَ: اِنِّى اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ، قَالَ: فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِى فِى السَّمَآءِ، فَيَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ، قَالَ: ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِى الْاَرْضِ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے میں فلاں

---

[1] صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: 3209، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم:2637، واللفظ لهٗ.

بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر جبریل علیہ السلام آسمانوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، تم سب بھی اس سے محبت کرو۔ آسمان کی تمام مخلوق اس سے محبت کرنے لگتی ہے۔ پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس بندے کے بارے میں نیک نامی ڈال دی جاتی ہے۔''

حدیث 20

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللّٰهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ، فَقَالَ: ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا، يُحِبُّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ.))[1]

''اور سیدنا ابو العباس سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیے جب اسے بجا لاؤں تو اللہ تعالیٰ اور تمام لوگ مجھ سے محبت کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز ہو لوگ تم سے محبت کریں گے۔''

حدیث 21

((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ، الْغَنِيَّ، الْخَفِيَّ.))[2]

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الزهد فى الدنيا، رقم: 4102، المستدرك على الصحيحين للحاكم: 313/4۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق جزء من حديث رقم: 7432.

''اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے محبت کرتا ہے جو متقی، غنی اور گمنام زندگی بسر کرنے والا ہو۔''

اللہ تعالیٰ کی صفت ضحک

حدیث 22

((وَعَنْ أَبِی رَزِیْنٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ قُنُوْطِ عِبَادِهٖ وَقُرْبِ غِیَرِهٖ؛ یَنْظُرُ اِلَیْکُمْ اَزِلِیْنَ قَنِطِیْنَ ، فَیَظَلُّ یَضْحَکُ ، یَعْلَمُ اَنَّ فَرَجَکُمْ قَرِیْبٌ .)) [1]

''اور حضرت ابو زرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارا پروردگار اپنے بندوں کی مایوسی اور اس کی تبدیلی کے قرب پر تعجب کرتا ہے، وہ تمہاری طرف اس حال میں دیکھتا ہے کہ تم سختی میں گرفتار مایوسی کا شکار ہوتے ہو تو وہ ہنسنے لگتا ہے، وہ جانتا ہے کہ تمہاری سختی کا ازالہ جلد ہونے کو ہے۔''

اللہ کے نام کی عظمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ﴾ (البقرۃ: 255)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ ہے قائم رہنے والا ہے۔''

حدیث 23

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: کُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ

---

[1] مسند امام احمد: 11/4، 12، سنن ابن ماجه، مقدمه، رقم: 181، سلسلة الصحيحة، رقم: 2810.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَلَيْهِ جُبَّةُ سِيجَان ، حَتَّى قَامَ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ وَضَعَ كُلَّ فَارِسٍ - أَوْ قَالَ: يُرِيدُ أَنْ يَضَعَ كُلَّ فَارِسٍ - وَيَرْفَعَ كُلَّ رَاعٍ ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَجَامِعِ جُبَّتِهِ فَقَالَ: أَلَا أَرَى عَلَيْكَ لِبَاسَ مَنْ لَا يَعْقِلُ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ نُوحًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِابْنِهِ: إِنِّي قَاصٌّ عَلَيْكَ الْوَصِيَّةَ ، آمُرُكَ بِاثْنَتَيْنِ ، وَأَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ: آمُرُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔ اس نے سیجان کا (ریشمی کناروں والا) جبہ پہن رکھا تھا۔ حتی کہ وہ آ کر نبی ﷺ کے سر کے پاس آ کر کھڑا ہوگیا۔ اس نے کہا: تمہارے صاحب، یعنی محمد ﷺ نے ہر گھوڑ سوار کو ذلیل کر دیا ہے یا کہا کہ ہر گھوڑ سوار یعنی باعزت کو ذلیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ہر چرواہے کو اونچا کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے جبے کے کنارے کو پکڑ کر فرمایا: ''میں دیکھتا نہیں کہ تو نے بے وقوفوں والا لباس پہن رکھا ہے؟'' پھر فرمایا: ''بے شک اللہ کے نبی نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ''میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں۔ دو باتوں کا تم کو حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں لا الہ الا اللہ کا حکم دیتا ہوں کیونکہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اگر ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں اور لا الہ الا اللہ

---

[1] الادب المفرد، رقم 548، كتاب الزهد لاحمد، رقم:282، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم:134.

دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو ان سب پر بھاری ہو جائے۔

اللہ عزوجل کی صفتِ نفس

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ (الانعام: 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس نے رحمت کو اپنے نفس کے اوپر لازم کرلیا ہے۔''

حدیث 24

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُولُ اللّٰهُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق ہوں اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں، پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آ جاتا ہوں۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب التوحيد، رقم: 7405.

اللہ تعالیٰ شفاء دیتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ﴾ (الشعراء: 80)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔''

حدیث 25

((وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ: اَنَّهٗ شَكَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا، يَجِدُهٗ فِى جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِى يَأْلَمْ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ: بِاسْمِ اللّٰهِ، ثَلَاثًا، وَقُلْ، سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ.)) [1]

''اور حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ جب سے وہ اسلام لائے ہیں ان کے ان جسم میں درد محسوس ہوتا ہے، پس نبی کریم ﷺ نے درد کا دَم اس طرح سکھایا کہ درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ کہا جائے، اور پھر سات مرتبہ یہ کلمات کہے جائیں: ''اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ'' ''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس چیز کے شر سے جسے میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب السلام، باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء، رقم: 5737، سنن ابو داؤد، رقم: 3891، سنن ترمذى، رقم: 2080، سنن ابن ماجه، رقم: 3522، السنن الكبرىٰ للنسائى، رقم: 7724، صحيح ابن حبان، رقم: 2964.

اللہ تعالیٰ کی صفتِ علم

حدیث 26

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءٍ إِلَى أُخْرَى مَسِيْرَةُ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ إِلَى الْكُرْسِيِّ مَسِيْرَةُ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَمَا بَيْنَ الْكُرْسِيِّ إِلَى الْمَاءِ مَسِيْرَةُ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَالْعَرْشُ عَلَى الْمَاءِ، وَاللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے، آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے، ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے، کرسی اور پانی کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے، عرش پانی پر ہے اور اللہ عرش پر ہے اور تمہارے اعمال جانتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا بیان

حدیث 27

((وَعَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ:

---

[1] كتاب التوحيد لابن خزيمه، ص: 104، الرد على بشر المريسي، ص: 105,90,73، المعجم الكبير للطبراني: 228/9، رقم: 8987، مجمع الزوائد: 86/1۔ ہیثمی نے کہا: ورجاله رجال الصحيح.

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ .)) ❶

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا ہوا کرتی تھی: اے اللہ میں آپ کی دی ہوئی نعمت کے زائل ہونے، عافیت کے بدل جانے اور تیرے ناگہانی عذاب اور ہر طرح کی تیری ناراضی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

اللہ عزوجل کی صفتِ رضا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾ (المائدة : 119)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔''

حدیث 28

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ ، قَالُوا: يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا .)) ❷

''اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت! عرض

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 6943.

❷ صحيح بخاري، كتاب الرقائق، رقم: 6549.

کریں گے کہ ہمارے رب! ہم حاضر اور مستعد ہیں۔ چنانچہ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو، عرض گزار ہوں گے، ہم کیوں راضی نہ ہوتے جبکہ ہمیں وہ عطا فرمایا ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو مرحمت نہیں فرمایا؟ پھر فرمائے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز عطا کرنے والا ہوں، عرض کریں گے کہ اے رب! کون سی چیز اس سے افضل ہے؟ چنانچہ فرمائے گا: میں نے اپنی رضا مندی کو تمہارے لیے حلال کر دیا لہٰذا اس کے بعد تم پر کبھی ناراضگی نہیں ہوگی۔''

اللہ تعالیٰ کی صفتِ حمد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۝۱۰۹﴾ (الكهف : 109)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے: اگر میرے رب کی باتوں (کے لکھنے) کے لیے سمندر روشنائی ہو تو یقیناً میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے گا اور اگرچہ ہم اس کے مثل (اور سمندر) بطور مدد لے آئیں۔''

حدیث 29

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِي عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَآءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.)) [1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات نبی آخر الزماں، سردار دو جہاں ﷺ

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم:1090.

بستر پر نہیں تھے، تلاش کرتے کرتے میرے ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلووں پر پڑے، نمازِ تہجد کے سجدوں میں آپ یہ دعا کر رہے تھے: اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے، اور میں تیری ذاتِ اقدس کے ساتھ تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں کہ تو کہیں ناراض نہ ہو جائے، میں تیری تعریف کو شمار نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف وثناء خود فرمائی ہے۔''

اللہ عزوجل کی صفت رفق

حدیث 30

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ .)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرمی والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے، اور نرمی کی وجہ سے وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی اور تشدد پر عطا نہیں کرتا۔''

اللہ تعالیٰ کی صفتِ ولایت

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ ، وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ

[1] مسند احمد، رقم: 16925، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 9191.

إِلَـيَّ بِـالـنَّـوَافِـلِ حَتَّـى أُحِبَّـهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ، وَبَـصَـرَهُ الَّـذِيْ يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَـمْشِـيْ بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے، اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں میں اس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے وہ تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم:6502، صحیح ابن حبان:58/2، رقم:347.

اللہ عزوجل گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ إِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ﴾ (الفرقان : 70)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''مگر جس نے توبہ کی اور وہ ایمان لایا اور نیک عمل کیے، تو انھی لوگوں کی برائیوں کو اللہ اچھائیوں سے بدل دے گا، اور اللہ غفور (اور) رحیم ہے۔''

حدیث 32

((وَعَنْ أَبِي طَوِيلٍ شَطْبِ الْمَمْدُوْدِ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ مَنْ عَمِلَ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهَا شَيْئًا، وَهُوَ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَتْرُكْ حَاجَةً وَلَا دَاجَةً إِلَّا أَتَاهَا، فَهَلْ لِذٰلِكَ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: فَهَلْ أَسْلَمْتَ؟ قَالَ: فَأَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: تَفْعَلُ الْخَيْرَاتِ وَتَتْرُكُ السَّيِّئَاتِ، فَيَجْعَلُهُنَّ اللّٰهُ لَكَ خَيْرَاتٍ كُلَّهُنَّ. قَالَ: وَغَدَرَاتِي وَفَجَرَاتِي؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ حَتَّى تَوَارَى.)) [1]

''اور سیدنا ابوطویل شطب الممدود الکندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں کہ جب ان کے ابرو بھی آنکھوں تک ڈھلک چکے تھے، اور وہ لاٹھی کا سہارا لے کر چل رہے تھے، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: اُس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس نے ہر طرح کے گناہ کیے

[1] کشف الاستار، رقم: 3244، مجمع الزوائد: 242/10 رقم: 17538۔ علامہ ہیثمی نے کہا ہے کہ بزار کے راوی، صحیح کے راوی ہیں۔

ہوں، ہر شکل میں ہر چھوٹا بڑا پاپ کیا ہو، اگر اس کے گناہ زمین پر بسنے والے تمام انسانوں پر تقسیم کر دیئے جائیں تو سب کے سب تباہ و برباد ہو جائیں۔ کیا ایسے بدبخت کی توبہ بھی قبول ہوسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بس تم نیک کام کرتے رہو اور برائیوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ تمہاری سابقہ ساری غلطیوں کو تمہارے لیے نیکیوں میں تبدیل کر دیگا۔ اس بوڑھے آدمی نے دریافت کیا: کیا میرے ہر طرح کے گناہ اور ہر قسم کی دھوکے بازیاں بھی معاف ہو کر نیکیوں میں بدل جائیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا: اللہ اکبر، اور مسلسل یہی جملہ دہراتا ہوا نگاہوں سے اوجھل ہو گا۔''

اللہ عزوجل کا قرب

حدیث 33

((وَعَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى. سَلْ. قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَاَنْ تَغْفِرَ لِىْ وَتَرْحَمَنِىْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً قَوْمٍ فَتَوَفَّنِىْ غَيْرَ مَفْتُوْنَ، وَاَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلَى حُبِّكَ.)) [1]

''اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادا فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد مانگ، میں نے کہا: اور اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کرنے اور برائی سے بچنے اور مسکینوں سے محبت کی توفیق کا سوال کرتا

[1] مسند احمد: 243/5، سنن الترمذی، ابواب التفسیر، : رقم 3235۔ علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ہوں، اور یہ کہ تو مجھے معاف کر دے، اور میرے اوپر رحم کر، اور اے اللہ! جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنہ میں ڈالے بغیر موت دے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری محبت کا۔ اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتا ہو، اور اس عمل سے محبت کا جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔‘‘

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے کافی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ﴾ (الزمر : 36)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے۔‘‘

حدیث 34

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ، وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهٗ جُلُوسٌ، إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلٰى جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَضَعُهٗ عَلٰى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ، فَجَآءَ بِهٖ فَنَظَرَ حَتّٰى سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهٗ عَلٰى ظَهْرِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ، لَا أُغْنِي شَيْئًا، لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ. قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهٗ، حَتّٰى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهٗ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ. قَالَ: وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ. ثُمَّ سَمّٰى: اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ، وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ

خَلَفٍ ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ، وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ يَحْفَظْ ، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَرْعٰى فِي الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کعبہ کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے، اور ابوجہل اور اس کے ساتھی (بھی وہیں) بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص ہے کہ قبیلے کی جو اونٹنی ذبح ہوئی ہے (اس کی) اوجھڑی اٹھالائے اور (لاکر) جب محمد (ﷺ) سجدہ میں جائیں تو ان کی پیٹھ پر رکھ دے۔ یہ سن کر ان میں سے ایک سب سے زیادہ بد بخت (آدمی) اٹھا اور وہ اوجھڑی لے کر آیا اور دیکھتا رہا، جب آپ نے سجدہ کیا تو اس نے اس اوجھڑی کو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا (سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ) میں یہ (سب کچھ) دیکھ رہا تھا مگر میں کچھ نہ کرسکتا تھا۔ کاش! (اس وقت) مجھے روکنے کی طاقت ہوتی۔ سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ہنسنے لگے اور ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہونے لگے اور رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے (بوجھ کی وجہ سے) اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے، یہاں تک کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے وہ بوجھ آپ کی پیٹھ پر سے اتار کر پھینکا تو آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور تین بار ارشاد فرمایا: یااللہ! تو قریش کو پکڑ لے، یہ (بات) ان کافروں پر بہت بھاری ہوئی کہ آپ ﷺ نے انہیں بددعا دی۔ سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر (مکہ) میں جو دعا کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے، پھر آپ نے (ان میں سے) ہر ایک کا (جدا۔ جدا) نام لیا کہ ''اے اللہ تعالیٰ! ان ظالموں کو ضرور ہلاک

[1] صحيح بخاري، كتاب الوضوء، رقم: 240.

کردے۔ ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ ابن ابی معیط کو''، ساتویں (آدمی) کا نام (بھی) لیا مگر مجھے یاد نہیں رہا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جن لوگوں کے (بددعا کرتے وقت) آپ ﷺ نے نام لیے تھے، میں نے ان کی (لاشوں) کو بدر کے کنویں میں پڑا ہوا دیکھا۔''

اللہ عزوجل کی صفتِ مغفرت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝۹۹ ﴾ (النساء: 99)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس لیے ان لوگوں کے بارے میں امید ہے کہ اللہ انھیں معاف کر دے گا، اور اللہ بہت معاف کرنے والا، نہایت بخشنے والا ہے۔''

حدیث 35

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُونَ فَیَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اٹھا لیتا اور تمہارے بجائے گناہ کرنے والی قوم کو لاتا، وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے تو رب کریم انہیں معاف کر دیتا۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب التوبه، رقم: 6965.

حدیث 36

((وَعَنِ ابْـنِ أَبِي مُوْسَى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّـهُ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ كُـلِّـهِ، وَمَـا أَنْـتَ أَعْـلَـمُ بِـهِ مِـنِّـيْ، الـلّٰـهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ، وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.))[1]

''اور حضرت ابن ابی موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے: میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما اور وہ گناہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میرے بالارادہ اور بلا ارادہ کاموں میں اور میرے ہنسی مذاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ! میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی صفتِ معیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: 6398.

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۴۰﴾

(التوبة : 40)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اگر تم رسول اللہ کی مدد نہیں کرو گے تو (کوئی فرق نہیں پڑتا) اللہ نے ان کی مدد اس وقت کی جب کافروں نے انہیں نکال دیا تھا اور وہ دو میں سے ایک تھے جب دونوں غار میں تھے اور اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کیجئے، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے، تو اللہ نے انہیں اپنی طرف سے تسکین دیا اور ایسے لشکر کے ذریعے انہیں قوت پہنچائی جسے تم لوگوں نے نہیں دکھا، اور کافروں کی بات نیچی کر دکھائی، اور اللہ کی بات اوپر ہوئی اور انہیں قوت پہنچائی جسے تم لوگوں نے نہیں دیکھا، اور کافروں کی بات نیچی کر دکھائی اور اللہ کی بات اوپر ہوئی اور اللہ زبردست بڑی حکمتوں والا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴﴾ (الحديد : 4)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر بلند ہوا، وہ جانتا ہے جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی ہے اور جو اس میں چڑھتی ہے اور وہ تمھارے ساتھ ہے، جہاں بھی تم ہو اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو، خوب دیکھنے والا ہے۔''

حدیث 37

((وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ، اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟)) [1]

''اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ہم غار میں تھے تو میری نظر مشرکین کے قدموں پر پڑی، جب کہ وہ ہمارے سروں پر کھڑے تھے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر دشمنوں میں سے کوئی اپنے قدموں پر نظر ڈالے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! آپ کا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے، جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی صفتِ علو اور دیگر صفات

حدیث 38

((وَعَنْ سُهَيْلٍ قَالَ: كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا، إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ، أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ، فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ، فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ، فَلَيْسَ

---

[1] صحيح البخاري، كتاب المناقب، رقم: 3653، وكتاب التفسير، رقم:4663، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم:238/1.

دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَاَغْنِنَا مِنْ الْفَقْرِ .)) [1]

''اور جناب سہیل فرماتے ہیں کہ ابوصالح فرماتے، جوشخص سونا چاہے وہ دائیں کروٹ لیٹے اور دعا کرے: یا اللہ سات آسمانوں اور زمین کے رب اور عرش عظیم کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن کو اتارنے والے! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اپنے نفس کی شر سے اور ہر جانور کی شر سے جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے، تو اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، اور تو باطن ہے، تیرے آگے کوئی چیز نہیں، میرا قرض ادا فرمادے اور مجھے فقر وفاقہ سے بے نیاز کردے۔''

حدیث 39

((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوْ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ: رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ، فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ، فَيَبْرَأَ .))[2]

''اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مریض کو دم کرنے کے بارے میں ارشاد ہے: ہمارے پروردگار!

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 6889.

[2] سنن ابوداؤد، كتاب الطب، رقم: 3892، مسند احمد: 20/6، مستدرك حاكم: 349/1۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

جو آسمان میں ہے! تیرا نام بڑا مقدس ہے، تیرا حکم آسمان اور زمین میں نافذ ہے، جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح اپنی رحمت زمین میں بھی فرما دے، ہمارے کبیرہ وصغیرہ تمام گناہ معاف فرما دے، تو پاک لوگوں کا رب ہے، اس بیماری پر اپنی رحت سے رحمت نازل فرما اور اپنی شفا سے شفا نازل فرما، تاکہ یہ تندرست ہو جائے۔''

اللہ عزوجل اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ﴾ (الانبياء: 83، 84)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ایوب کو (یاد کرو) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک میں، مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم والا ہے۔ تو ہم نے اس کی دعا قبول کر لی، پس اسے جو بھی تکلیف تھی دور کر دی اور اسے اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ ان کی مثل (اور) عطا کر دیے، اپنے پاس سے رحمت کے لیے اور ان لوگوں کی یاددہانی کے لیے جو عبادت کرنے والے ہیں۔''

حدیث 40

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ

[1] الادب المفرد، رقم: 616، مسند احمد:480/2، سلسلة الصحيحة، رقم: 2942.

تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جو وہ مجھ سے گمان کرتا ہے، اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔''

اسماء الحسنٰی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾

(الاعراف: 180)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کے بہت ہی اچھے نام ہیں، پس تم لوگ اسے انہی ناموں کے ذریعہ پکارو۔''

حدیث 41

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جس شخص نے اُن کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہ اللہ تعالیٰ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں

اَلرَّحْمٰنُ	بہت مہربان		اَلرَّحِيْمُ	نہایت رحم کرنے والا
اَلْمَلِكُ	حقیقی بادشاہ		اَلْقُدُّوْسُ	برائیوں سے پاک ذات
اَلسَّلَامُ	سلامتی والا		اَلْمُؤْمِنُ	امن وایمان دینے والا
اَلْمُهَيْمِنُ	نگہبان		اَلْعَزِيْزُ	سب پر غالب

اَلْجَبَّارُ	سب سے زبردست	اَلْمُتَکَبِّرُ	بڑائی اور بزرگی والا
اَلْخَالِقُ	تخلیق کرنے والا	اَلْبَارِیُٔ	جان ڈالنے والا
اَلْمُصَوِّرُ	صورتیں بنانے والا	اَلْغَفَّارُ	بخشنے والا
اَلْقَهَّارُ	سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا	اَلْوَهَّابُ	سب کچھ عطا کرنے والا
اَلرَّزَّاقُ	روزی دینے والا	اَلْفَتَّاحُ	کھولنے والا
اَلْعَلِيْمُ	بہت وسیع علم والا	اَلْقَابِضُ	روزی قبض کرنے والا
اَلْبَاسِطُ	روزی پھیلانے والا	اَلْخَافِضُ	پست کرنے والا
اَلرَّافِعُ	بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ	عزت دینے والا
اَلْمُذِلُّ	ذلت دینے والا	اَلسَّمِيْعُ	سب کچھ سننے والا
اَلْبَصِيْرُ	سب کچھ دیکھنے والا	اَلْحَكَمُ	حاکم مطلق
اَلْعَدْلُ	سرتاپا انصاف	اَللَّطِيْفُ	بڑا لطف وکرم کرنے والا
اَلْخَبِيْرُ	باخبر اور آگاہ	اَلْحَلِيْمُ	بڑا بردبار
اَلْعَظِيْمُ	بڑی عظمت والا	اَلْغَفُوْرُ	بہت بخشنے والا
اَلشَّكُوْرُ	قدردان	اَلْعَلِیُّ	بہت بلند و بالا
اَلْكَبِيْرُ	بہت بڑا	اَلْحَفِيْظُ	سب کا محافظ
اَلْمُقِيْتُ	سب کو روزی و توانائی دینے والا	اَلْحَسِيْبُ	سب کیلئے کفایت کرنے والا
اَلْجَلِيْلُ	بزرگی والا	اَلْكَرِيْمُ	عزت والا

الرَّقِيْبُ	بڑا نگہبان	الْمُجِيْبُ	دعائیں سننے اور قبول کرنے والا
الْوَاسِعُ	وسعت والا	الْحَكِيْمُ	بڑی حکمتوں والا
الْوَدُوْدُ	بڑا محبت کرنے والا	الْمَجِيْدُ	بڑی شان والا
الْبَاعِثُ	مردوں کو زندہ کرنے والا	الشَّهِيْدُ	گواہ
الْحَقُّ	سچا مالک	الْوَكِيْلُ	بڑا کارساز
الْقَوِيُّ	بڑی طاقت وقوت والا	الْمَتِيْنُ	شدید قوت والا
الْوَلِيُّ	بڑا مددگار اور حمایتی	الْحَمِيْدُ	تعریف کے لائق
الْمُحْصِيْ	اپنے علم اور شمار میں سب کچھ رکھنے والا	الْمُبْدِئُ	پہلی بار پیدا کرنے والا
الْمُعِيْدُ	دوبارہ پیدا کرنے والا	الْمُحْيِيْ	زندگی دینے والا
الْمُمِيْتُ	موت دینے والا	الْحَيُّ	ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا
الْقَيُّوْمُ	سب کو قائم اور سنبھالنے والا	الْوَاجِدُ	ہر چیز کو پالنے والا
الْمَاجِدُ	بزرگی اور بڑائی والا	الْوَاحِدُ	اکیلا تن تنہا
الصَّمَدُ	بے نیاز	الْقَادِرُ	قدرت والا
الْمُقْتَدِرُ	پوری قدرت والا	الْمُقَدِّمُ	پہلے اور آگے کرنے والا
الْمُؤَخِّرُ	پیچھے اور بعد میں رکھنے والا	الْأَوَّلُ	سب سے پہلے
الْآخِرُ	سب کے بعد	الظَّاهِرُ	ظاہر وآشکار
الْبَاطِنُ	پوشیدہ و پنہاں	الْوَالِيْ	متولی اور متصرف

المتعال	سب سے بلند و برتر		البر	احسان کرنے والا
التواب	بہت توبہ قبول کرنے والا		المنتقم	بدلہ لینے والا
العفو	بہت زیادہ معاف کرنے والا		الرؤوف	بہت بڑا مشفق
مالك الملك	بادشاہی کا مالک		ذو الجلال والإكرام	عظمت و جلال اور انعام و اکرام والا
المقسط	عدل و انصاف قائم کرنے والا		الجامع	سب کو جمع کرنے والا
الغني	بڑا بے نیاز و بے پرواہ		المغني	غنی بنا دینے والا
المانع	روک دینے والا		الضار	ضرر پہنچانے والا
النافع	نفع پہنچانے والا		النور	سرتاپا نور اور نور بخشنے والا
الهادي	ہدایت دینے والا		البديع	نئی طرح پیدا کرنے والا
الباقي	ہمیشہ رہنے والا		الوارث	سب کا وارث
الرشيد	رشد و ہدایت دینے والا		الصبور [1]	بڑے صبر و تحمل والا

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ

[1] جامع الترمذی، کتاب الدعوات، رقم:3429.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صـحيـح مسـلـم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.